بسم اللہ الرحمن الرحیم

استحصالی ٹیکس کا خاتمہ: "زکوۃ پر مبنی معاشی نظام"

ترجمہ:

"نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو" (سورۃ البقرہ آیت 110 +43)

حدیث کا قول ہے:

"اس شخص کی کوئی نماز نہیں جو زکوۃ ادا نہیں کرتا" (کنز العمال، حدیث 1905) (الترغیب والترہیب، امام منذری)

اسلام کے پانچ رکن ہیں جن کے بغیر دین اسلام نامکمل ہے۔ ان 5 میں سے ایک زکوۃ ہے۔ جسکا مطلب پاکیزگی کے ہیں۔ جب انسان اپنے مال میں سے زکوۃ نکالتا ہے تو اس نے اپنا مال پاک کر لیتا ہے۔ اصل میں جو مال اللہ نے انسان کو دیا ہے وہ اصل میں اسکا نہیں بلکہ اللہ کا دیا ہوا مال و دولت ہے اور اس میں سے اللہ نے حاجتمندوں کا حصہ رکھا ہے۔ جسے دینا مسلمانوں پر فرض کر دیا ہے۔ اور زکوۃ کی ادائیگی نہ صرف مسلمانوں پر فرض ہوئی بلکہ تمام انبیا اکرام علیہ السلام کے ادوار زمانہ میں بھی فرض رہی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی والدہ کی والدہ میں کلام کیا تو فرمایا: "میرے اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اسکی نماز

"پڑھو اور زکوۃ ادا کرو جب تک کہ میں زندہ ہوں۔" (سورہ مریم، 31)

جسکا مطلب زکوۃ اتنی ہی اہم اور ضروری ہے جتنی کہ نماز اور دوسری شرائط کو پورا کرنا۔ جب انسان دوسری عبادات کرتا ہے نماز، روزہ وغیرہ وہ صرف اسے فائدہ ہوتا ہے لیکن زکوۃ ادا کرنے سے دوسرے مسلمان حاجتمندوں کی ضرورت پوری ہوتی ہے اور انہیں بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ نہ صرف ایک دوسرے انسان یا خاندان کو بلکہ زکوۃ کا معاشرہ پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ یہ ایک مسلم بات ہے کہ دنیا میں معیشت اس وقت ترقی کرتی ہے جب خریداروں کے پاس دولت / پیسہ آتا ہے۔ اور جب امراء اپنی زکوۃ کی ادائگی کرتے ہیں تو حاجت مندوں کے پاس پیسہ آتا ہے اور وہ خریداری کرتے ہیں تو امراء کے کاروبار چلتے ہیں اور دولت میں اضافہ ہوتا ہے اور دولت گردش کرتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اے میرے پیارے پیغمبر اپنے اصحاب کے مال میں سے صدقہ (زکوۃ) لیجیے اور ان کے مالوں کو پاک کر دیجیے۔" (سورۃ التوبہ، 103)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

"اور جو کچھ تم میں سے قرض

سود پر دے کہ مال میں اضافہ ہو۔ تو وہ اللہ کے یہاں نہیں بڑھتا۔ بلکہ
جو کچھ تم زکوٰۃ دیتے ہو اللہ کی رضا کے لیے وہ ہی کئی گنا بڑھتا ہے۔" (سورۃ الروم: 39)

ان آیات سے یہ بات واضح ہوئی کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں کمی نہیں آتی ہے بلکہ برکت آتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مطلب صرف پاکی ہی نہیں بلکہ اضافے، بڑھانے کے بھی ہیں۔

اور زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ صرف مال و دولت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ عزت، رتبہ اور اخلاق میں بہتری آتی ہے۔ جب ایک صاحب حیثیت شخص زکوٰۃ کی ادائیگی کرے گا۔ تو غریب کی نظر میں اسکی عزت وقار بڑھ جائے گا۔ اور معاشرے میں بھی اسکا ایک مقام ہوگا۔ اللہ کے یہاں بھی اسکا رتبہ مقام بلند ہوگا اور دنیا میں بھی۔

یہاں ایک اور نقطہ پر غور کیا جائے جیسا کہ زکوٰۃ کا مطلب پاک کے ہیں تو اس سے نہ صرف مال پاک ہوگا ~~بلکہ آپکا~~ جیسے ہم نماز ادا کرتے ہیں تو اس ~~کیلیے~~ صرف ہمارے لباس اور جائے نماز کا صاف ہونا نہیں بلکہ جگہ کا صاف ہونا ضروری ہے اسی طرح زکوٰۃ ہماری روح اور نفس کی پاکی ہے اور اس سے انسان کا نفس مطمئن اور اطمینان میں رہتا ہے۔

حدیث کا قول ہے!۔ "زکوٰۃ اسلام کا خزانہ ہے" (المعجم الاوسط، الطبر

جیسے نماز دین کا ستون ہے اسی طرح زکوۃ کو اسلام کا خزانہ قرار دیا ہے۔
مہنگائی کو کم اور ملک کے نظام کو بہتر کرنے کے لیے حکومت اسلام
کو زکوۃ اور ٹیکس میں واضح فرق کرنا چاہیے زکوۃ جو کہ
صاحب حیثیت شخص پر واجب ہے اور اسکی ایک مدت اور
مقدار ہے جبکہ ٹیکس ہر غریب اور امیر کو ادا کرنا پڑتا ہے جو حکومت
کے Under ہوتا ہے۔ اور اسکی کوئی مقدار مقرر نہیں کم اور زیادہ
ہوتا رہتا ہے۔ اور Inflation بڑھتی ہے جبکہ ٹیکس کی بنیاد ہی
استحصال پر ہے اور زکوۃ مال کو پاک کرتی ہے۔ اور حکومت کی
ذمہ داری ہے کہ وہ دولت مند مسلمانوں سے نصاب کے مطابق زکوۃ
وصول کرے اور حاجتمندوں منقسیم کو دے جن میں i. فقراء (ii)
مساکین (iii) عاملین علیہا (iv) مولفۃ القلوب (v) فی الرقاب
(vi) الغارمین (vii) فی سبیل اللہ (viii) ابن السبیل
شامل ہیں۔ جبکہ زکوۃ اللہ کی طرف سے عائد فریضہ ہے۔ جیسا کہ
تارک واجب القتل ہے۔ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کا اس بات پر اجماع ہے
کہ ایسے شخص سے لڑائی کی جائے جو زکوۃ ادا نہیں کرتا

ٹیکس ملکی حالات کو مدنظر رکھ کر لگایا جاتا ہے۔ اور اس میں
limited لوگ ہی شامل نہیں ہوتے کہ یہ ادا کریں اور یہ نہ کریں۔
اسی چکر میں امراء بچ نکلتے ہیں اور غریب پھنس جاتے ہیں چونکہ
ٹیکس بھی دو قسم کا ہوتا ہے ان ڈائریکٹ ٹیکس اور ڈائریکٹ ٹیکس۔
In Direct ٹیکس جو غریب اور امیر دونوں کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ جو عموماً
Market product کی صورت میں ہوتا ہے۔ جو چیز ہم buy کرتے ہیں
صابن، شیمپو اور دوسری روزمرہ کی استعمال اشیا جبکہ
direct ٹیکس صرف امیروں کو دینا ہوتا ہے۔ جو کہ ان کی جائیداد
پر منحصر ہے۔ اور اس میں وہ ڈنڈی مار لیتے ہیں۔ اور اپنی
جائیداد پوری رجسٹر نہیں کرواتے ہیں۔ کہ انہیں ٹیکس ادا نہ کرنا
پڑے اور کچھ اسی ٹیکس کو زکوۃ کا نام دے دیتے ہیں۔ جبکہ یہ
دونوں بالکل الگ الگ چیزیں ہیں۔ اور ان کی ادائیگی کا بھی ایک
الگ producer ہے۔ زکوۃ اور direct Tax کی ہی وجہ
سے مہنگائی زیادہ ہوتی ہے۔ جب لوگ یہ ادا نہیں کرتے ہیں تو
گورنمنٹ ان ڈائریکٹ ٹیکس زیادہ کر دیتی ہے۔ جو کہ امیر آسانی

سے دے رہے ہیں اور غریب بیچارہ پھنس جاتا ہے۔ اور امیر اور
امیر اور غریب اور غریب ہوتا ہے۔ چونکہ روزمرہ کی ضروریات پوری
کرنے کے لیے غریب نے چیزیں تو خریدنی ہی ہیں جیسے بھی جس سے امیر
کے کاروبار میں اضافہ ہو رہا ہے وہ زکوۃ سے بھی بچ نکلا ٹیکس کی
اصل ادائیگی سے بھی اور کاروبار بھی چل رہا ہے۔ اب ڈائریکٹ ٹیکس
سے حکومت اور عوام کو کیا فائدہ ہوتا ہے۔ اصلی ٹیکس سے حاصل ہونے
والی رقم کو امانت داری سے امت اسلامیہ کی حفاظت اور بہبود کے لیے خرچ
کیا جاتا ہے۔ ڈائریکٹ ٹیکس کی ادائیگی سے بجٹ بنانے اور اخراجات
کی منصوبہ بندی آسان ہوتی ہے۔ چونکہ یہ ایک ترقی پسند ٹیکس ہے
یعنی زیادہ آمدنی والے زیادہ اور کم آمدنی والے کم ٹیکس دیتے ہیں اور
یہ براہ راست چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ نہیں کرتا جس سے مہنگائی
کی شرح کم ہو جاتی ہے اور اس حاصل شدہ رقم ملک کے منصوبوں
تعلیم، صحت اور سماجی بہبود پر خرچ کیا جاتا ہے اور سڑکوں، اسکولوں
اسپتالوں اور دفاع اور امن و امان پر خرچ ہوتا ہے۔ جس سے ملک
کی مجموعی ترقی ہوتی ہے

یہ تو ہوگیا جو دنیاوی ٹیکس اور ملک و حکومت کی بہتری۔ زکوۃ اورما
Direct ٹیکس کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ کیوں کہ دونوں کا مقصد قوم کی
بہتری ہے۔ اگر ٹیکس حکومت کے قبضے میں جاتا ہے وہی زکوۃ خود لوگوں
سے ادا کی جاتی ہے۔ وہ خود اسکے مالک ہوتے ہیں حکومت ٹیکس کی رقم کو
ملک پر لگاتی ہے ~~زکوۃ سے اور~~ اور ملک بہتری کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔
اسی طرح زکوۃ کی ادائیگی سے غریب حاصل شدہ رقم کو اپنی ذات
پر لگاتا ہے۔ وہ ایک کاروبار کر سکتا ہے۔ ہنر سیکھ سکتا ہے۔ جس سے
خود کفالت پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ براہ راست مستحق افراد تک پہنچتی ہے
اور اس سے دولت صرف چند ہاتھوں تک محدود نہیں رہتی بلکہ گردش کرتی
ہے مطلب کمزور طبقات تک پہنچتی ہے۔ امیر اور غریب میں نفرت کم ہوتی ہے
جب ایک انسان کی معاشرہ میں رہ کر بنیادی ضروریات پوری ہوں
تو جرائم میں خود بخود کمی آ جاتی ہے۔ چوری، قتل اور دوسرے جرائم جو
معاشرہ کے لیے نقصان دہ ہیں۔ اس سے حکومت پر بھی بوجھ کم ہوتا ہے وہ
امداد
سماجی بوجھ کی سے بچ جاتے ہیں۔ اگر زکوۃ کا نظام موثر ہو تو حکومت کو بالواسطہ ٹیکس
بڑھانے کی کم ضرورت پڑتی ہے۔ اس سے مہنگائی میں کمی کی شرح کو زندگی میں کمی
آتی ہے۔

Day: ______ Date: ______

زکوۃ ایک عبادت نہیں ہے۔ یہ ایک اسلامی، سماجی و
معاشی نظام ہے۔ جسکا معاشرہ پر ملک پر ایک گہرا
اثر ہوتا ہے۔ جیسے باقی قومی ملکی نظاموں کا۔ چونکہ زکوۃ
سے صرف ایک، دو افراد کی نہیں بلکہ پورے معاشرے کی
زندگی بدل سکتی ہے۔ اور یہ کن پر ملحوظ ہے جو صاحب
حیثیت ہیں جن کے پاس مال و دولت ضرورت زندگی
سے زیادہ ہیں ان پر۔ اب مال بھی دو قسم کا ہے جیسے زمین
بھی دو قسم کی ہے خراجی اور عشری۔ ایسے ہی مال بھی باطنی
اور اموال باطنی ہے اور اموال ظاہری شریعت
کی روح سے دونوں پر زکوۃ ہے۔ ظاہری پر بھی اور باطنی
پر بھی، لیکن جو مال باطنی ہے۔ اس پر کوئی اسلامی ریاست
کی زور زبردستی نہیں۔ جو چاہے دے جتنا دے جسے
جسے چاہے دے اسکا اور اسکے رب کا معاملہ آخرت
میں وہ جانے اس کا رب جانے۔ اس میں حکومت کا کوئی
عمل دخل نہیں۔ لیکن جو مال ظاہری ہے۔ فیکٹریاں، ملیں،
دکانیں، کارخانے، گودام، ہوٹل، مال مویشی یا
پلاٹ جو بھی مال ہے۔ وہ ظاہری ہے اس سے حکومت لے
زکوۃ ان سے جتنا مال ہے اس میں 2.5% دیں زکوۃ
زور زبردستی کریں جیسے بھی کریں۔ مال لاکھوں میں کروڑوں
میں ملین میں 2.5% دیں یہ حکومت کی ذمہ داری ہے

فرض ہے حکومت پر کہ ان میں سے حق داروں کا حصہ نکال کر دیں انہیں۔ کیونکہ یہ انکا حق ہے۔ جیسا کہ تاریخ اسلامی میں حضرت عمر فاروق رض نے اس حق کا انعقاد کیا پہلی بار۔ اور فرمایا

"اگر میری حکومت میں کوئی کتا بھی بھوکا مر گیا تو بروز قیامت عمر ذمہ دار ہوگا۔"

یہ اسلامی حکومت کی بھی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ مال داروں سے مال لے کر حق داروں کو دیں۔ حضرت عمر رض نے جانوروں کا بھی خیال رکھا۔ اور ادھر انسانوں کو بھول جاتے ہیں انکا حق کھایا جا رہا۔ اسلام محبت کا درس دیتا ہے غیر مسلموں سے عزت سے پیش آنے کا حکم دیتا ہے۔ جہاں بات جانوروں تک پہنچ جائیں وہاں غیر مسلم کیسے رہ سکتے ہیں۔ حضرت عمر رض کا بھی واقعہ ہے۔ ایک مرتبہ دورے پر گئے کہیں اور وہاں ایک بڑھا مجوسی دیکھا جو مانگ رہا تھا پوچھا کہ یہ خیرات مانگنے پر کیوں مجبور ہو گیا۔ کیا یہ اتنا غریب ہے کہ کوئی ذریعہ نہیں۔ فرمایا یہ بہت ظلم ہے۔ کہ جب یہ نوجوان تھا یہ جزیہ دیتا ہم اس سے جزیہ لیتے تھے۔ اب اسکا کوئی والی وارث نہیں ہم نے اسے سڑکوں پر مانگنے کے لیے چھوڑ دیا۔ یہ ظلم ہے۔ انکا بھی وظیفہ ہوتا ہے یہ ہے اسلامی ریاست اور اسکی ذمہ داریاں۔

Day: Date:

ہم مسلمان ہیں۔ یہ فرض ہے کہ ہم خود بھی ایسا
نظام قائم کریں اور دوسروں کو ماڈل پیش کریں لیکن
افسوس ہم نہ خود ایسا کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو کرنے
دیتے ہیں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ ہم
سب کو صحیح اسلامی قوانین پر عمل پیرا کی توفیق عطا
فرمائیں! آمین۔